اُطاقِ اقبال کا تعین

ڈاکٹر الماس خانم، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اُردو، جی سی یونیورسٹی، لاہور

Abstract

Allama Iqbal and Govt. College Lahore have deep relation Allama Iqbal lived in boarding house of Govt. College in his student life. There was a confusion about the specific room where Allama Iqbal spent his day and nights of student life. In this article, the history of Iqbal's room and recently process of conclusion about the room has been discussed.

علامہ اقبال کی زندگی میں گورنمنٹ کالج لاہور کی اہمیت سے انحراف ممکن ہی نہیں۔علامہ اقبال کی خداداد صلاحیتوں کو نکھارنے میں گورنمنٹ کالج لاہور کی علمی و ادبی فضا نے جو کردار ادا کیا، تاریخ اس کی گواہ ہے۔علامہ اقبال کی گورنمنٹ کالج لاہور سے بطور متعلم اور معلم گہری وابستگی رہی جو کہ قریباً عرصہ پانچ سال پر محیط ہے۔اقبال جیسی عظیم شخصیت جب کسی قوم کی تاریخ کا حصہ بنتی ہے تو اس شخصیت سے وابستہ ہر ایک چیز تاریخی اہمیت کی حامل قرار پاتی ہے۔ایسی شخصیات کے شب و روز کے ایک ایک لمحے کو قومیں جاوداں بنانے کی سعی کرتی ہیں تا کہ اس قوم کی آنے والی نسلیں ان عظیم شخصیات سے استفادہ کر سکیں۔ایسی عظیم شخصیات کے نہ صرف اقوال و اعمال ہی کسی قوم کا قیمتی اثاثہ قرار پاتے ہیں بلکہ ان کے زیرِ استعمال رہنے والی ہر ایک چیز بھی قومی ورثہ میں شمار ہوتی ہے۔یہاں تک کہ ان کے زیرِ استعمال رہنے والی بظاہر اینٹ اور پتھر کی بے جان عمارتیں بھی زندہ جاوید ہو جاتی ہیں۔اسی سلسلہ میں قومی شاعر، حکیم الامت، سر علامہ محمد اقبال کے زیرِ استعمال تمام تر اشیا کو محفوظ کرنے کی سعی کی گئی ہے یہاں تک کہ ان کے زیرِ استعمال قیام گاہوں کو بھی قومی و تاریخی ورثہ قرار دیا گیا ہے۔علامہ اقبال نے اپنے زمانہ طالب علمی کے اہم ماہ و سال گورنمنٹ کالج کے بورڈنگ ہاؤس میں قیام فرمایا۔اس حوالے سے یقیناً ان کا وہ کمرہ بھی تاریخی حیثیت کا حامل ہے جہاں وہ قیام پذیر رہے۔یہی وہ کمرہ ہے جہاں قیام کے دوران علامہ اقبال کی ذہنی صلاحیتوں نے جِلا پائی۔ان کا ابتدائی دور کا وہ کلام تخلیق ہوا جس نے ان کی آئندہ ذہنی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا۔بورڈنگ ہاؤس کے کمرے میں علامہ اقبال کے قیام اور ان کی شب و روز کی مصروفیات اور دوستانہ محفلوں پر روشنی ڈالتے ہوئے ان کے اس زمانہ کے بورڈنگ ہاؤس کے دوست غلام بھیک نیرنگ لکھتے ہیں کہ:

''اقبال کی طبیعت میں اسی وقت سے ایک گونہ قطبیت تھی اور وہ 'قطب از جا نمی جنبد' کا مصداق

تھا، میں اور کالج کے بورڈنگ ہاؤس میں جو جوان کے دوست تھے، سب انہی کے کمرے میں ان کے پاس جا بیٹھتے تھے، وہ وہیں میر فرش بنے بیٹھے رہتے تھے۔ حقہ جبھی سے ان کا ہمدم و ہم نفس تھا۔ برہنہ سر، بنیان در بر، ٹخنوں تک کا تہ بند باندھے ہوئے اور اگر سردی کا موسم ہے تو کمبل اوڑھے ہوئے بیٹھے رہتے تھے اور ہر قسم کی گپ اڑاتے رہتے تھے۔ طبیعت میں ظرافت بہت تھی ،پھبتی زبردست کہتے تھے۔ ادبی مباحث بھی ہوتے تھے۔ شعر کہے بھی جاتے تھے اور پڑھے بھی جاتے تھے۔ میں اس بورڈنگ ہاؤس میں چار سال رہا۔ ان میں سے تین سال ایسے تھے کہ اقبال بھی اسی بورڈنگ ہاؤس میں مقیم تھے۔''(۱)

لیکن افسوس کہ ان کا بورڈنگ ہاؤس میں قیام، محققین و ناقدین کی خاص توجہ کا مرکز نہ بن سکا۔ علامہ محمد اقبال کی زندگی کے اہم ماہ وسال جس کمرے میں گزرے اس پر بہت کم لکھا گیا۔ اس حوالے سے اقبال کے چند ایک ناقدین نے چند سطرں میں اس کمرے کا ذکر کیا ہے جہاں اقبال قیام پذیر رہے لیکن اس ضمن میں کوئی بھی حوالہ درج نہیں کیا گیا کہ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ زمانہ طالب علمی میں اقبال کا قیام کس کمرہ میں رہا؟ یہاں تک کہ اقبال کے قریبی ساتھیوں نے بھی اس طرف کوئی خاص توجہ نہ دی۔ عبداللہ چغتائی نے گورنمنٹ کالج اور اقبال کے تعلق کے حوالے سے چند مضامین میں صرف دو سے تین سطروں میں اس کمرے کا ذکر کیا ہے۔ اپنے مضامین ''لاہور میں علامہ اقبال کی قیام گاہیں'' اور ''اقبال کا گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلق'' میں وہ اس حوالے سے رقم طراز ہیں کہ:

''علامہ اقبال انٹرمیڈیٹ کا امتحان پاس کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور آئے اور گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا۔ اس زمانے میں آپ کی رہائش کواڈرنگل ہوسٹل میں تھی۔ ریکارڈ کے مطابق آپ کا قیام کمرہ نمبرا میں تھا۔''(۲)

''آپ اس وقت ہوسٹل کواڈرینگل (جس کا موجودہ نام اقبال ہوسٹل ہے) میں کمرہ نمبرا میں رہتے تھے۔''(۳)

ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی مزید لکھتے ہیں کہ:

''زمانہ طالب علمی میں اقبال گورنمنٹ کالج کے کوڈرینگل ہوسٹل (اب یہ'اقبال ہوسٹل' کہلاتا ہے) کے کمرہ نمبرا میں مقیم رہے۔''(۴)

مذکورہ بالا اقتباسات میں جہاں عبداللہ چغتائی نے ریکارڈ کے مطابق اقبال کے کمرہ نمبر ایک میں قیام کا ذکر کیا ہے وہاں مزید کوئی تفصیل نہیں بتائی کہ انہوں نے کس ریکارڈ کی بنیاد پر کمرہ نمبر ایک میں علامہ اقبال کی رہائش کی نشاندہی کی ہے جب کہ ہاسٹل کی موجودہ انتظامیہ کے مطابق ہاسٹل میں ایسا کوئی ریکارڈ موجود نہیں کہ جس سے یہ ثابت کیا جا سکے کہ اقبال کمرہ نمبر ایک میں رہائش پذیر رہے کیونکہ اس دور میں کمروں کے نمبر مقرر ہی نہیں تھے۔ اقبال شناسوں میں سید نذیر نیازی اس حوالے سے بھی اہمیت کے حامل ہیں کہ وہ علامہ محمد اقبال کے قریبی ساتھی تھے اور

انہیں اکثر اقبال کی صحبت سے فیض یاب ہونے کا موقع ملا تھا۔ انہوں نے بھی ''دانائے راز'' میں صرف دو سطروں میں اس کمرے کا ذکر کیا ہے لیکن کمرہ کے نمبر کی نشاندہی نہیں کی۔ لکھتے ہیں کہ:

''محمد اقبال لاہور آئے۔ گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا۔ کواڈرینگل میں رہنے کو جگہ ملی۔ جہاں کمرہ میں ان کے نام کی تختی لگی ہے۔ (یہ امر تحقیق طلب ہے)''۔(۵)

اپنے اس بیان میں سید نذیر نیازی نے کمرہ کا نمبر یقیناً اسی لیے درج نہیں کیا کیونکہ تب کمروں کے نمبر مقرر نہیں تھے لیکن کمرے میں اقبال کے نام کی تختی کا ذکر کیا ہے حالانکہ ہاسٹل کے کسی کمرے میں بھی اقبال کے نام کی کوئی تختی نصب نہیں ہے۔ البتہ وہ کمرہ جو کئی سال تک اقبال کے کمرے کے طور پر یادگار بنا رہا اس کے باہر آثارِ قدیمہ کی طرف سے ایک تختی ضرور نصب ہے جس پر رقم ہے کہ:

'''اس ہوسٹل میں علامہ اقبال طالب علمی کے زمانہ میں ۱۸۹۵ سے ۱۹۰۰ تک مقیم رہے''۔

محکمہ آثارِ قدیمہ(۶)

اقبال شناسوں میں عبدالمجید سالک کا نام بھی محتاجِ تعارف نہیں۔ انہوں نے بھی اپنی تحریر میں جہاں اقبال کے کمرے کا ذکر کیا ہے وہ کمرہ نمبر ایک ہی ہے۔ لکھتے ہیں:

''اقبال لاہور کے زمانہ طالب علمی میں گورنمنٹ کالج کے اس ہوسٹل کے کمرہ نمبر ۱ میں مقیم رہے جو 'کواڈرینگل' کہلاتا ہے۔ ان کا کمرہ دوستوں کے جمگھٹوں اور شعرخوانیوں کا مرکز بنا رہتا تھا اور جونیئر طلبہ جنہیں اس محفل میں بار نہ ملتا تھا، بڑی حسرت سے اس کمرے کی رونقوں کو دور سے دیکھا کرتے تھے۔''(۷)

علامہ اقبال کے صاحبزادے ڈاکٹر جاوید اقبال نے ''زندہ رود'' میں ''گورنمنٹ کالج، لاہور'' کے عنوان سے الگ باب نمبر ۵ قائم کیا ہے اور اس میں علامہ اقبال کے گورنمنٹ کالج سے وابستگی کے تمام تر عرصہ حیات کو قلمبند کرنے کی بھرپور سعی کی ہے لیکن بورڈنگ ہاؤس کے جس کمرے میں علامہ اقبال نے قیام فرمایا اس کا اظہار صرف چند سطروں میں کیا ہے اور اس کی بنیاد محمد عبداللہ چغتائی اور عبدالمجید سالک کی تحریروں کو ہی بنایا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

''ستمبر ۱۸۹۵ء کی ایک دوپہر ایک گورا چٹا، کشیدہ قامت، متناسب جسم نوجوان، سفید شلوار قمیض پر چھوٹا کوٹ پہنے، سر پر رومی ٹوپی اوڑھے، لاہور کے ریلوے اسٹیشن پر گاڑی سے اترا یہ جوانِ رعنا اقبال تھے۔ انہیں سٹیشن پر لینے کے لیے ان کے دوست شیخ گلاب دین آئے ہوئے تھے۔ دونوں بغلگیر ہوئے اور گلاب دین اقبال کو ان کے سامان سمیت تانگے میں بھاٹی دروازے کے اندر اپنے مکان پر لے گئے۔ اقبال نے گورنمنٹ کالج میں بی اے کی کلاس میں داخلہ لیا اور چند دن گلاب دین کے مکان پر ٹھہرنے کے بعد کواڈرینگل ہوسٹل کے کمرہ نمبر ایک میں فروکش ہوئے۔ اقبال لاہور کے چار سالہ زمانہ طالب علمی کے دوران اسی کمرہ میں مقیم رہے۔''(۸)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے بھی اقبال کی لاہور آمد اور گورنمنٹ کالج میں داخلے اور ہاسٹل کے کمرے میں قیام کے حوالے سے جو معلومات فراہم کی ہیں ان کے مطابق بھی کمرہ نمبرا میں ہی اقبال کا قیام بتایا ہے۔ لکھتے ہیں:

> ''بعض وجوہ سے اقبال کو لاہور آنے میں تاخیر ہوگئی۔ ممکن ہے گھریلو خانگی مسائل تاخیر کا باعث بنے ہوں، بہر حال وہ ستمبر ۱۸۹۵ میں لاہور پہنچے اور اندرون بھاٹی دروازہ اپنے دوست شیخ گلاب دین کے ہاں مقیم ہوئے۔ بی اے کی جماعت میں داخلہ مل گیا، لیکن تاخیر سے آنے کی وجہ سے فوری طور پر ہاسٹل میں داخلہ نہ مل سکا۔ چند ماہ بعد ۱۸۹۶ء میں جب وہ بی اے کے سالِ دوم میں پہنچے تو انہیں کواڈرینگل ہوسٹل (موجودہ نام: اقبال ہوسٹل) میں قیام کے لیے کمرہ نمبر ایک دیا گیا۔''(۹)

البتہ مذکورہ بالا بیانات سے ہٹ کر صرف ڈاکٹر وحید عشرت نے ''اقبال سنین کے آئینے میں'' علامہ اقبال کے گورنمنٹ کالج میں داخلے کی تاریخ ستمبر ۱۸۹۵ بتاتے ہوئے ہاسٹل میں ان کا کمرہ نمبر ۶ بتایا ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

> ''گورنمنٹ کالج (لاہور) میں بی۔اے میں داخلہ لیا۔ سیالکوٹ سے آنے کے بعد چند روز اپنے دوست شیخ گلاب دین کے ساتھ قیام کرنے کے بعد کواڈرینگل ہوسٹل کے کمرہ نمبر ۶ میں فروکش ہوئے۔''(۱۰)

مذکورہ بالا بیانات سے پتہ چلتا ہے کہ اقبال شناسوں میں سے کسی نے بھی کسی دستیاب دستاویزی ثبوت کی روشنی میں علامہ اقبال کے زیرِ استعمال کمرے کا حتمی تعین نہیں کیا اور جہاں کہیں کمرہ نمبر ایک کا ذکر کیا ہے اس حوالے سے کوئی ثبوت مہیا کرنے میں کامیاب نہیں ہو پائے۔ گویا کہ یہی وہ مبہم آرا ہیں کہ جن کی روشنی میں عرصہ دراز تک گورنمنٹ کالج ہوسٹل کے مرکزی پھاٹک کے ساتھ بائیں ہاتھ کے کمرے کو ہی علامہ اقبال کا کمرہ قرار دیا جاتا رہا۔

ظہیر احمد صدیقی نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کی تاریخ کی جمع آوری کے سلسلے میں مختلف کتب تحریر کی ہیں۔ ان میں جہاں کہیں گورنمنٹ کالج، گورنمنٹ کالج ہاسٹل اور علامہ اقبال کا ذکر کیا ہے اس سے بھی گورنمنٹ کالج کے ہاسٹل میں اقبال کے قیام اور ہاسٹل کے کمرہ میں ان کے قیام پر روشنی پڑتی ہے۔ ظہیر احمد صدیقی نے اپنی تصنیف ''گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی چند عظیم شخصیات'' میں اپنے مضمون ''علامہ اقبال'' میں علامہ اقبال کے گورنمنٹ کالج کے ہوسٹل میں قیام کی تفصیلات دی ہیں اور علامہ اقبال کے گورنمنٹ کالج کے ہاسٹل کے کمرے میں ان کے قیام کے بارے میں درج ذیل خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس دور کے اقبال کے کمرے کے حوالے سے اپنے تحفظات کا بھی اظہار کیا ہے:

> ''آج کل جسے کمرہ نمبر ا بنایا گیا ہے وہ جنوبی قطار کے مشرق کی جانب والا آخری کمرہ ہے جو پھاٹک کے ساتھ ہے۔ یہ کمرہ اس کمرے سے بالکل مختلف ہے جو مغربی قطار کے جنوبی سرے پر کیوبیکل تھا اور جو بقول نیرنگ علامہ اقبال کو ملا تھا، ویسے بھی علامہ اقبال کے زمانے میں کواڈرینگل کے کمروں پر نمبر نہیں لگائے گئے تھے۔ اس دور سے متعلق کالج کا ریکارڈ بہت کم

موجود ہے اور جو موجود ہے اس سے اس بارے میں کہ علامہ اقبال کون سے کمرے میں مقیم تھے کوئی حتمی بات نہیں ملتی، موجودہ کمرہ نمبر ا پر محکمۂ آثارِ قدیمہ کی جانب سے تختی لگی ہوئی ہے جس پر یہ عبارت درج ہے: 'اس ہوسٹل میں علامہ اقبال طالب علمی کے زمانے میں ۱۸۹۵ سے ۱۹۰۰ تک مقیم رہے'۔ اس عبارت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ علامہ اقبال اس کمرے میں یعنی کمرہ نمبر ا میں مقیم رہے ہیں، اس عبارت سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ علامہ اقبال اس ہاسٹل میں مقیم رہے ہیں، لیکن عام خیال یہی ہے کہ یہی وہ کمرہ ہے جس میں علامہ اقبال کالج کے زمانے میں رہتے تھے۔'' (۱۱)

اس بیان میں ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کسی حتمی نتیجے پر نہیں پہنچے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کئی سالوں سے گورنمنٹ کالج کے جس کمرے کو اقبال کا کمرہ قرار دیا جاتا رہا وہ محض قیاس پر مبنی تھا۔

علامہ اقبال کے گورنمنٹ کالج کے دنوں کے ساتھی غلام بھیک نیرنگ نے اپنے ایک مضمون ''اقبال کے بعض حالات'' میں علامہ اقبال کے گورنمنٹ کالج میں قیام، خاص طور پر بورڈنگ ہاؤس میں ان کے قیام کی تفصیلات بیان کی ہیں۔ نیرنگ کا یہ مضمون اب تک کا دستیاب واحد مضمون ہے (۱۲) کہ جس میں گورنمنٹ کالج کے اس بورڈنگ ہاؤس اور اس کے کمروں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جس میں اقبال قیام پذیر رہے۔ غلام بھیک نیرنگ اپنے اس مضمون میں علامہ اقبال سے اپنی پہلی ملاقات، ہاسٹل کے کمروں کی تفصیلات اور اپنے اور علامہ اقبال کے کمروں کے بارے میں لکھتے ہیں:

''اس ایک سرسری ملاقات کے بعد اقبال سے زیادہ صحبت کا موقع اس وقت ملا جب وہ بھی بورڈنگ ہاؤس میں داخل ہوگئے۔ میں اس وقت ایف اے میں پڑھتا تھا، اس لئے جونیئر طلبہ کے زمرے میں ایک ڈارمیٹری میں رہتا تھا۔ ڈارمیٹری ایک بہت بڑا کمرہ ہوتا تھا جس میں چھ چھ طلبہ رہا کرتے تھے، اقبال چونکہ بی۔اے کلاس میں سینئیر طلبہ کے زمرے میں تھے، وہ کیوبکل میں رہتے تھے۔ (کیوبکل چھوٹا کمرہ ہوتا تھا جس میں صرف ایک طالب علم رہتا تھا۔) بی۔اے اور ایم۔اے کے تمام طلبہ کو کیوبکل ملے ہوئے تھے، کھانے کا انتظام سینئیر اور جونیئر طلبہ کا ایک ہی مطبخ میں تھا، صرف اس قدر تفریق تھی کہ مسلمانوں کا مطبخ الگ تھا اور ہندوؤں اور سکھوں کا مطبخ الگ۔ اب تو گورنمنٹ کالج کے بورڈنگ ہاؤس کی بڑی کایا پلٹ ہوگئی ہے۔ خود کالج کی عمارت میں بھی بہت سے اضافے ہوگئے ہیں۔ ہمارے زمانے میں بورڈنگ ہاؤس میں کمروں کی تین قطاریں تھیں جنوبی قطار میں تمام کیوبکل ہی کیوبکل تھے۔ اس جنوبی قطار کے ساتھ زاویہ قائمہ بناتی ہوئی ایک قطار مشرق میں تھی، ایک مغرب میں۔ اس مشرقی و مغربی قطار کے دونوں سروں پر دو دو کیوبکل تھے۔ باقی تمام حصے میں ڈارمیٹری کی وضع کے کمرے تھے۔ جنوبی قطار کے وسط میں بورڈنگ ہاؤس کا پھاٹک تھا، اسی وسطی حصے کے اوپر سپرنٹنڈنٹ کے لئے کمرے بنے ہوئے تھے

اور جنوب مشرقی و جنوب مغربی گوشوں کے اوپر بھی ایک ایک کیوبکل بنا ہوا تھا، باقی تمام عمارت یک منزلہ تھی اور تینوں قطاروں کے آگے برآمدہ تھا۔ اقبال کو نیچے کی منزل میں مغربی قطار کے جنوبی سرے پر کیوبکل ملا۔ میں مشرقی قطار کی ایک ڈارمیٹری میں رہتا تھا۔ گویا بلحاظ سکونت ہم دونوں میں بعد المشر قین تھا۔ لیکن کالج کے اوقات درس کے سوا ہم دونوں کا وقت زیادہ تر ایک دوسرے کے ساتھ ہی گزرتا تھا اور اوقات مطالعہ کے بعد اور گرمی کے موسم میں رات کے وقت ان کا پلنگ ہماری ڈارمیٹری کے آگے ہمارے ہی پاس بچھتا تھا۔'' (۱۳)

غلام بھیک نیرنگ نے بھی اپنے اس مضمون میں اقبال کے زیرِ استعمال رہنے والے کمرے کو الاٹ ہونے والے کسی نمبر کی نشاندہی نہیں کی البتہ علامہ اقبال کے اس کمرے کی تفصیلات اس باریکی سے بیان کر دی ہیں کہ جن کی روشنی میں علامہ اقبال کے کمرے کا تعین ممکن ہوسکتا تھا۔ یہی وہ مضمون ہے جسے پڑھ کر اقبال ہوسٹل کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی کو اقبال کے کمرے کا ازسرِنو تعین کرنے کا خیال دامن گیر ہوا۔ ان کو یہ خیال کیوں دامن گیر ہوا اس سوال کے جواب میں ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی نے کہا کہ:

'' زمانہ طالب علمی میں ہی جب میں گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا، اقبال ہاسٹل میں اس کمرے کو دیکھنے کا موقع ملا جسے علامہ اقبال کا کمرہ قرار دیا گیا تھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد غلام بھیک نیرنگ کا مضمون 'اقبال کے بعض حالات' پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ اس مضمون میں وہ حصہ جو ذیلی عنوان 'بورڈنگ ہاؤس کی صحبتیں' تھا میری خاص دلچسپی کا مرکز بنا کیونکہ اس کا تعلق اقبال ہاسٹل سے تھا۔ پڑھتے ہوئے احساس ہوا کہ یہ اہم معاصرانہ شہادت ہے۔ لکھنے والے نے بڑی تفصیل سے بورڈنگ ہاؤس میں علامہ اقبال کے زیرِ رہائش کمرہ کا ذکر کیا ہے۔ اس میں جو محلِ وقوع لکھا گیا تھا وہ سمت کے تعین کے ساتھ تھا۔ عمارتیں، نقشے اور چیزیں بدل جاتی ہیں لیکن سمتیں کبھی تبدیل نہیں ہوتیں۔ اسی لیے مجھے یہ امر غور طلب محسوس ہوا کہ اس مضمون میں سمتوں کے ساتھ علامہ اقبال کے زیرِ استعمال جس کمرے کا ذکر کیا گیا ہے وہ کم از کم وہ کمرہ ہرگز نہیں ہے جسے میں نے اقبال ہاسٹل میں زمانہ طالبعلمی میں دیکھا تھا۔ دوستوں کی محفلوں میں بھی میں محض اپنے اس خیال کا اظہار ہی کر سکا کہ اس حوالہ سے تحقیق کی ضرورت ہے اور پھر جب میں نے اقبال ہاسٹل میں سپرنٹنڈنٹ کے طور پر ذمہ داری سنبھالی تو اس تاریخی ورثہ کو محفوظ کرنے کا خیال آیا۔ میرے منصوبوں میں سرِفہرست یہی منصوبہ تھا۔ غلام بھیک نیرنگ کے مضمون کی بنیاد پر علامہ اقبال کے کمرہ کا تعین کرنے میں دقت یہ تھی کہ مغربی قطار کے جنوبی سرے کی جو نشاندھی کی گئی تھی اس میں دو کیوبکل ہیں۔ کافی غور وفکر کے بعد پتہ چلا کہ یہی کمرہ ہے اور بھی بہت سی نشانیاں ملیں لیکن یہ قومی ذمہ داری کا کام تھا ضرورت تھی کہ مزید تحقیق کے ساتھ اس کا تعین کیا جائے۔ اس سلسلہ

میں میں نے موجودہ وائس چانسلر ڈاکٹر حسن امیر شاہ سے استدعا کی کہ ایک کمیٹی تشکیل دی جائے اور اس میں وہ لوگ شامل ہوں جو نہ صرف گورنمنٹ کالج سے گہری وابستگی رکھتے ہوں بلکہ علامہ اقبال سے بھی دلی لگاؤ رکھتے ہوں۔اس کمیٹی کے لیے تین لوگوں کا انتخاب ہوا،ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی جو پہلے ہی اس کمرہ کے تعین کے حوالے سے اپنی تحریروں میں تحفظات کا اظہار کر چکے تھے،ڈاکٹر خورشید رضوی اور میں۔میں خود کو خوش قسمت اس لیے سمجھتا ہوں کہ اللہ نے مجھے یہ کام کرنے کا موقع دیا۔یہاں کی سمتیں چوبیس گھنٹے میرے سامنے تھیں۔اس لیے میرے لیے کمرے کا تعین بہت آسان ہو گیا۔اس جگہ بطور سپرنٹنڈنٹ میری موجودگی بہت اہم ثابت ہوئی۔اقبال ہاسٹل کے باہر بیٹھے لوگوں کی بہ نسبت یہاں بیٹھ کر ان سمتوں کو visulize کرنا آسان تھا۔کمیٹی ممبران کی باہمی مشاورت کے بعد کمیٹی نے اطاقِ اقبال کے حوالے سے اپنا فیصلہ دے دیا جس کی توثیق وائس چانسلر صاحب نے بھی کر دی۔اس فیصلہ کے بعد اطاقِ اقبال کی آرائش کا مرحلہ درپیش تھا۔اس کے لیے بھی مختلف مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔کوشش کی گئی کہ علامہ صاحب کے کمرہ کی اسی طرح تزئین کی جائے جیسی کہ ان کے عہد میں تھی۔اس کے لیے اسی دور کے ہینگر،کتابوں کے ریک کی تلاش کی گئی اور بالآخر اقبال ہاسٹل کی ۱۲۵ ویں سالہ تقریبات کے موقع پر اس کمرہ کے افتتاح کا اہتمام کیا گیا۔وائس چانسلر صاحب کی ہدایت پر اس کمرہ کو آباد رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔یہ کمرہ ہر سال،سالِ اول کے پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالبعلم کو دینے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ طلبا میں صحت مند مقابلے کا رجحان بھی پیدا ہو اور علامہ اقبال کی فکر بھی ان میں بیدار ہو۔''(۱۴)

علامہ اقبال کے کمرے کا تعین ایک حساس معاملہ تھا یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے ذمہ داران نے علامہ اقبال کے کمرے کے تعین کے لیے محض غلام بھیک نیرنگ کے مضمون کی بنیاد پر کسی جلد بازی کا مظاہرہ نہ کیا بلکہ گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر حسن امیر شاہ کی ہدایات پر ایک کمیٹی تشکیل دی گئی۔اس کمیٹی کے لیے تین ممبران کا انتخاب کیا گیا جن میں یونیورسٹی کے سینئیر ترین پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی،ڈاکٹر خورشید رضوی اور اقبال ہاسٹل کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی شامل تھے۔کمیٹی ممبران نے غلام بھیک نیرنگ کے مضمون کو بنیاد بناتے ہوئے باریک بینی سے حالات و واقعات کا جائزہ لینے کے بعد ''اطاقِ اقبال'' کے تعین کا فیصلہ کیا۔کمیٹی کے فیصلے کی دستاویز کو بھی علامہ اقبال کے کمرے میں آویزاں کیا گیا ہے۔اس پر رقم فیصلہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے اس لیے اس فیصلے کا متن بھی یہاں پیش کیا جاتا ہے۔

''اقبال ہاسٹل

جی سی یونیورسٹی لاہور

گورنمنٹ کالج،لاہور میں علامہ اقبال کے زمانہ طالب علمی کے دوست اور بورڈنگ ہاؤس

(موجودہ اقبال ہاسٹل) میں ان کے تین سالہ رفیق غلام بھیک نیرنگ کے مضمون 'اقبال کے بعض حالات' (مشمولہ اقبالیات کے سو سال، ص۳) کا کمیٹی نے واحد معاصرانہ شہادت کے طور پر تجزیہ کیا۔اس اہم دستاویز کی بنیاد پر موجودہ اقبال ہاسٹل میں 'نیچے کی منزل میں مغربی قطار کے جنوبی سرے پر کیوبیکل' کو علامہ اقبال کا کمرہ قرار دیا جاتا ہے۔

ممبران کمیٹی

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی ممتاز پروفیسر، شعبہ فارسی جی سی یونیورسٹی، لاہور۔

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر خورشید رضوی ممتاز پروفیسر، شعبہ فارسی جی سی یونیورسٹی، لاہور۔

۳۔ ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی سپرنٹنڈنٹ، اقبال ہاسٹل، جی سی یونیورسٹی، لاہور۔'' (۱۵)

کمیٹی کے اس فیصلے کے بعد ۸ جنوری ۲۰۱۶ کو اقبال ہاسٹل کی ۱۲۵ سالہ تقریبات کے موقع پر ''اطاقِ اقبال'' کے افتتاح کا اہتمام کیا گیا۔گورنمنٹ کالج یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر حسن امیر شاہ نے علامہ اقبال کے پوتے جناب منیب اقبال، ڈاکٹر خورشید رضوی، ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی اور دیگر اساتذہ کی ہمراہی میں ''اطاقِ اقبال'' کا افتتاح کیا۔اس تاریخی اور یادگار موقع پر علامہ اقبال کے پوتے منیب اقبال نے اپنی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

> ''یہ میرے دادا کا کمرہ ہے۔سنجرانی صاحب، خورشید رضوی صاحب اور ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی صاحب نے طے کیا ہے۔مجھے بہت خوشی ہو رہی ہے۔یہ کمرہ نامعلوم تھا معلوم نہ تھا کہ اصل کمرہ کون سا تھا۔میرے والد بھی بچپن سے ہمیشہ مجھے یہی کہتے تھے کہ یہ اصل کمرہ نہیں ہے۔یہ پہلے روم نمبر ایک کو کہتے تھے کہ یہ علامہ اقبال کا کمرہ ہے۔اب یہ ان کی بہت اچھی کاوش ہے میں ان کو سلام پیش کرتا ہوں اور مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے واقعی تاریخی اعتبار سے، تاریخی حوالوں سے یہ کمرہ دریافت کیا ہے کہ جس میں علامہ صاحب رہتے تھے۔یہ علامہ صاحب کے ابتدائی دور کا سب سے یادگار کمرہ ہے۔علامہ صاحب جب لاہور آئے تھے تو ان کی سب سے پہلی جو لاہور میں رہائش گاہ تھی وہ یہی کمرہ تھی اور یہیں سے انہوں نے وہ نشو و نما پائی جس سے وہ آگے بڑھ کر علامہ اقبال اور حکیم الامت اور شاعرِ مشرق بنے۔'' (۱۶)

اس موقع پر ڈاکٹر خورشید رضوی نے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ:

> ''اصل میں بہت مدت پہلے جب میں اس ہاسٹل میں آتا تھا تو ایک روایت چلی آ رہی تھی کہ بڑے گیٹ کے ساتھ والا کمرہ نمبر ا، علامہ کی رہائش تھا۔لیکن غلام بھیک نیرنگ ایک شخصیت ہیں جو اس ہاسٹل میں تین سال تک علامہ کے ساتھ رہے۔انہوں نے ایک مضمون 'علامہ اقبال کے بعض حالات' لکھا تھا جس کا اقتباس ہم نے دیا ہے تا کہ ہر شخص بعد میں بھی دیکھ سکے کہ ہم نے کیسے تعین

کیا ہے۔''(۱۷)

''اطاقِ اقبال'' کے حوالے سے ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ اس کمرے کو میوزیم بنانے کی بجائے ڈاکٹر حسن امیر شاہ صاحب اور منیب اقبال کی خواہش کے مطابق کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر سال یہ کمرہ اول پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو دیا جائے گا۔ یہ کمرہ اس طالب علم کے زیرِ استعمال رہے گا جو کہ ایک بہت بڑا اعزاز ہوگا۔ مذکورہ بالا معلومات کی روشنی میں موجودہ کمرے کو اقبال کا کمرہ قرار دیا جا چکا ہے اس کمرے کے باہر ایک تختی نصب ہے:

''اُطاقِ اقبال

علامہ اقبال اس کمرے میں مقیم رہے

افتتاح بہ دست

پروفیسر ڈاکٹر حسن امیر شاہ (وائس چانسلر)

۸۔ جنوری ۲۰۱۶ء''۔(۱۸)

''اطاقِ اقبال'' میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے یہ آج بھی اپنی اصل حالت میں ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکا ہے اس کمرے کو انہی اشیا سے آراستہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو اقبال کے قیام کے دوران علامہ اقبال کے زیرِ استعمال رہیں یا ان کا علامہ اقبال سے کوئی تعلق رہا۔ اس کمرہ میں علامہ اقبال کے دور کے دو ہینگر، کتابوں کا ایک ریک رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کمرے کی دیواروں پر جو اشیا آویزاں کی گئی ہیں وہ سب بھی علامہ اقبال کے حوالے سے تاریخی حیثیت کی حامل ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کمرے کی داہنی دیوار

علامہ اقبال کے عہد میں استعمال ہونے والے کپڑے لٹکانے والے ہینگر

علامہ اقبال کے دور کا کتابوں کا شیلف

گورنمنٹ کالج کے زمانہ طالب علمی کی علامہ اقبال کی ۱۸۹۹ کی دستیاب تصویر فریم شدہ

کمرے کی سامنے کی دیوار پر

نظم ''جاوید کے نام'' علامہ اقبال کا عکسِ تحریر

سٹیل کی تختی پر رقم غلام بھیک نیرنگ کے مضمون کا وہ اقتباس جس کی بنیاد پر اقبال کے کمرے کا تعین ممکن ہو سکا۔

نظم ''ایک نوجوان کے نام'' علامہ اقبال کا عکسِ تحریر

کمرے کی بائیں طرف کی دیوار پر

کمیٹی کے تمام ممبران کے فیصلے کی کاپی فریم شدہ

گورنمنٹ کالج میں قیام کے دوران تخلیق ہونے والے کلامِ اقبال کی فہرست فریم شدہ (۱۹)

حواشی:

۱۔ غلام بھیک نیرنگ، اقبال کے بعض حالات، مشمولہ: اقبالیات کے سو سال، ہاشمی، ڈاکٹر رفیع الدین، عمر، محمد سہیل، مرتبہ، طبع سوم، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۲ء)، ص ۶

۲۔ محمد عبداللہ چغتائی، ڈاکٹر، لاہور میں علامہ اقبال کی قیام گاہیں، مشمولہ، صحیفۂ اقبال، (لاہور: بزمِ اقبال، ۱۹۸۶ء)، ص ۲۳۱

۳۔ محمد عبداللہ چغتائی، ڈاکٹر، اقبال کا گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلق، مشمولہ، حیاتِ اقبال، طاہر تونسوی، مرتبہ، (لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۷ء)، ص ۷۶

۴۔ محمد عبداللہ چغتائی، ڈاکٹر، اقبال کی صحبت میں، (لاہور: قبال اکادمی پاکستان، ۱۹۷۷ء)، ص ۲۵

۵۔ سید نذیر نیازی، دانائے راز، طبع سوم، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۸ء)، ص ۸۸

۶۔ اقبال ہاسٹل کے اندر بائیں طرف دیوار کے اوپر آثارِ قدیمہ کی طرف سے ایک تختی آویزاں کی گئی ہے۔ یہ عبارت اسی تختی سے نقل کی گئی ہے۔

۷۔ عبدالمجید سالک، ذکرِ اقبال، طبع دوم، (لاہور، بزمِ اقبال، ۱۹۸۳ء)، ص ۱۷

۸۔ جاوید اقبال، زندہ رود، ج ۱، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۰۰ء)، ص ۹۵

۹۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، علامہ اقبال: شخصیت اور فکر و فن، طبع سوم، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۴ء)، ص ۴۱

۱۰۔ وحید عشرت، اقبال سنین کے آئینے میں، (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۹ء)، ص ۷

۱۱۔ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی چند عظیم شخصیات، (لاہور: شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، ۲۰۱۴ء)، ص ۲۲، ۲۳

۱۲۔ یہی وہ مضمون ہے جس کی بنیاد پر ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی نے علامہ اقبال کے کمرے کا ازسرِ نو تعین کرنے کے لیے اپنی کوششوں کا آغاز کیا۔

۱۳۔ غلام بھیک نیرنگ، اقبال کے بعض حالات، مشمولہ: اقبالیات کے سو سال، ص ۵، ۶

۱۴۔ ذاتی انٹرویو، ڈاکٹر خالد محمود سنجرانی، اقبال ہاسٹل، لاہور: جی سی یو لاہور، ۵ دسمبر ۲۰۱۶ء

۱۵۔ https://www.youtube.com/watch?v=UoqbvzkzpX4.Lahore, 11 january 2016.

۱۶۔ https://www.youtube.com/watch?v=UoqbvzkzpX4.Lahore, 11

january 2016.

۱۷۔ https://www.youtube.com/watch?v=WcK6Ugkjn-E.Lahore, 11 january 2016.

۱۸۔ اطاقِ اقبال کے باہر آویزاں تختی کی تحریر

۱۹۔ اطاقِ اقبال کے ذاتی دورہ کے دوران اطاقِ اقبال میں موجود اشیا کی تیار کی گئی فہرست

مآخذ:

۱۔ جاوید اقبال، زندہ رود، ج ۱، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۰۰ء۔

۲۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، علامہ اقبال: شخصیت اور فکر و فن، طبع سوم، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۴ء۔

۳۔ سید نذیر نیازی، دانائے راز، طبع سوم، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۸ء۔

۴۔ ظہیر احمد صدیقی، ڈاکٹر، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی لاہور کی چند عظیم شخصیات، لاہور: شعبہ فارسی گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، ۲۰۱۴ء۔

۵۔ عبدالمجید سالک، ذکرِ اقبال، طبع دوم، لاہور، بزمِ اقبال، ۱۹۸۳ء۔

۶۔ غلام بھیک نیرنگ، اقبال کے بعض حالات، مشمولہ: اقبالیات کے سو سال، ہاشمی، ڈاکٹر رفیع الدین، عمر، محمد سہیل، مرتبہ، طبع سوم، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۲ء۔

۷۔ محمد عبداللہ چغتائی، ڈاکٹر، اقبال کی صحبت میں، لاہور: قبال اکادمی پاکستان، ۱۹۷۷ء۔

۸۔ محمد عبداللہ چغتائی، ڈاکٹر، اقبال کا گورنمنٹ کالج لاہور سے تعلق، مشمولہ، حیاتِ اقبال، طاہر تونسوی، مرتبہ، لاہور: مکتبہ عالیہ، ۱۹۷۷ء۔

۹۔ محمد عبداللہ چغتائی، ڈاکٹر، لاہور میں علامہ اقبال کی قیام گاہیں، مشمولہ، صحیفۂ اقبال، لاہور: بزمِ اقبال، ۱۹۸۶ء۔

۱۰۔ وحید عشرت، اقبال سنین کے آئینے میں، لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۹۹ء۔

☆☆☆